© rasailojaraid.com

میر کا سیاسی اور سماجی ماحول

انگریز

ہندوستان میں انگریزوں کے تسلط کی داستان بہت طویل ہے۔ جسے یہاں اختصار کے ساتھ بیان نہیں کیا جا سکتا، لیکن ہم صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اٹھارہویں صدی میں انگریزوں کی سیاسی حیثیت کیا تھی، ۱۷۵۷ء میں جنگ پلاسی میں فتح مند ہو کر انھوں نے مغلیہ سلطنت کے متمول اور خوشحال صوبہ بنگال پر اپنا مضبوط اقتدار جما لیا تھا[1] ۱۷۵۹ء میں شہزادہ علی گہر[2]، جو بعد میں شاہ عالم ثانی کے لقب سے دہلی کے تخت پر بیٹھا، دہلی سے نکل کر بنگال اور بہار کے صوبوں کو فتح کرنے کی غرض سے بہار کے حدود پر پہونچا ہے[3] بکسر (۱۷۶۴ء) کی جنگ میں انگریزوں نے شہزادہ، شجاع الدولہ نواب وزیر اودھ

---

[1] THE OXFORD HISTORY OF INDIA (SMITH) PP 494-95

[2] عزیز الدین عالمگیر ثانی کے بیٹے معز الدین جہاں دار شاہ کے پوتے اور شاہ عالم بہادر شاہ اوّل کے پڑپوتے تھے۔ ماں کا نام لال کنور تھا۔ لال کنور کی وفات کے بعد نواب زینت محل نے گود لیا تھا۔ عزیز الدین عالمگیر ثانی کو بادشاہ فرخ سیر نے جس زمانے میں قید کر دیا تھا اسی حالت میں ۱۷ ذی قعدہ ۱۱۴۰ھ (مطابق ۴ ارجون ۱۷۲۸ء) کو شاہ عالم پیدا ہوئے تھے، اصلی نام مرزا عبداللہ اور خاندانی مالی گہر تھا، بچپن میں لال میاں اور مرزا بلاقی بھی کہلاتے تھے (واقعات اصغری۔ ص ۲۔ مفتاح التواریخ۔ ص ۳۴۴۔ مراۃ الاشباہ (قلمی) ص ۵۳) بادشاہ ہو کر ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم ثانی لقب اختیار کیا۔

[3] برائے تفصیل ملاحظہ ہو۔ ملخص التواریخ۔ ص ۳۰۵ - ۳۰۸ - مفتاح التواریخ ص ۳۴۰۔ تاریخ مظفری (قلمی) ج ۲ - ص ۸۵ ب ۸۶ الف تاریخ احمد شاہ (قلمی) ص ۳۴۴ - ۳۴۵۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور میر قاسم[1] کو شکست دی[2]، میر نے بکسر کی جنگ کا ذکر کیا ہے:۔

"کہ شجاع الدولہ نے کچھ ناتجربہ کاروں اور نااہلوں کے سمجھانے سے، جو اس کی ناک کا بال بنے ہوئے تھے، اس لالچ میں کہ اگر صوبہ عظیم آباد ذراسی تگ و دو سے ہاتھ آجائے تو مفت برابر ہے، شاہ عالم کو اپنے ساتھ لے کر اس طرف لشکر کشی کر دی، عیسائیوں کے کشیش، یعنی فرنگیوں کے سردار نے شہر کی حفاظت کے انتظامات (مکمل) کر کے (انہیں) لکھا کہ "ہمیں جس سے پرخاش تھی، سے ہم نے مار لیا، اور اس ملک سے نکال دیا۔ اب ہمیں نواب (شجاع الدولہ) اور بادشاہ سے کوئی سروکار نہیں، پھر اس حرکت (فوج کشی) کا سبب معلوم نہیں کیا ہے؟ اور فتنہ و فساد کے سلسلہ کا محرک کون ہے؟ اگر ہم سے اطاعت (قبول کرانا) منظور ہے تو ہم پہلے ہی سے مطیع و منقاد ہیں، بے فائدہ زحمت اٹھانے کی کیا حاجت ہے؟ اور اگر کچھ بے سمجھ نو دولتوں کے اکسانے پر ہمارا استیصال (ہی) مقصود ہے، تو ہم کیا کر سکتے ہیں، بڑے لوگوں کا مزاج سیلاب کی طرح تند ہوتا ہے۔ جدھر کو چل پڑا، بس چل پڑا، ہم لوگ خس و خاشاک ہیں، ہماری کیا طاقت اور سرو سامان ہے جو اس کے سدِ راہ ہو سکیں، سرداروں کی طبیعت کو آندھی سے تشبیہ دی جاتی ہے، ہم مشتِ خاک ہیں، ہمارے پاس کیا ساز و برگ رکھا ہے جو اس کا راستہ روک دیں!"

---

[1] میر نے میر قاسم کی معزولی کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو، میر کی آپ بیتی ص ۱۴۳ - ۱۴۵۔

[2] میر کی آپ بیتی ص ۱۵۱ - ملخص التواریخ ص ۳۴۲ - مفتاح التواریخ کے مؤلف کا بیان ہے کہ

"ازہمیں وقت پایہ دولت کمپنی انگریز بلندی گرا شد و ابتدائے عمل داری کمپنی انگریز را ازہمیں زمان تصور باید فرمود" برائے تفصیل ص ۳۴۶ - ۳۴۸ -

نیز ملاحظہ ہو۔ تاریخ مظفری (قلمی) ج ۲۔ص ۱۶۲ (الف) تا ۱۶۴ ب، ۱۶۹ (الف) تا ۱۷۲ (الف) جام جہاں نما (قلمی) ص ۵۰۷ تاریخ فرح بخش (شیو پرشاد) ص ۱۷ ب تا ۷۳ (الف)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"لیکن شاہی مشیروں نے جو نا معاملہ فہم تھے اور عقل و شعور سے بیگانے، اِس تحریر کو (فرنگیوں کی) بُزدلی اور نامردی پر محمول کیا اور باصرار کوچ کرنے کا مشورہ دیا۔

"جب اُس شہر عظیم آباد کے نواح میں دونوں فریقوں کی ملاقات ہوئی تو فرنگی بندوقیں لے کر لڑائی پر تُل گئے اور نمک حرام مغل آقا کے خزانوں پر جھپٹ پڑے، عیسائیوں نے بڑی جرأت سے مقابلہ کیا، نواب کے ایک چیلے عیسیٰ نامی نے دلیری کا مظاہرہ کیا اور لڑتا ہوا مارا گیا، بادشاہ فقط تماشائیوں کی طرح کھڑا دیکھتا رہا۔ انجام یہ ہوا کہ شکست ہوگئی، نواب نے جو شہر کے آس پاس کہیں لڑ رہا تھا، توقف کرنا خلافِ مصلحت دیکھا، اور باقی ماندہ چند لوگوں کے ساتھ اپنے صوبے کی طرف چلا گیا، اتنی لمبی مسافت صرف ڈیڑھ دن میں طے کرکے اپنے ٹھکانے پر آگیا، وہاں سے نقد و جنس اور فوج بقدرِ ضرورت لے کر فرخ آباد روانہ ہوا۔" [1]

بعد ازیں میر نے لکھا ہے کہ :-

"اگرچہ یہ دنیا دارِ جزا نہیں، لیکن کبھی ایسا اتفاق بھی ہوتا ہے (کہ بدلہ ہاتھ کے ہاتھ مِل جاتا ہے) چنانچہ اس بھاری لشکر کی یہ شکستِ فاش اُس (غداری) کا بدلہ تھی، جو انھوں نے قاسم علی خان سے کی تھی" [2]

اس کے بعد کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے میر نے لکھا ہے کہ :-

"فتح و نصرت کے بعد نصرانیوں نے خیموں اور آلاتِ جنگ وغیرہ پر قبضہ کرلیا اور بادشاہ کو اپنے ساتھ لے کر اطمینان کے ساتھ اس طرف عازم ہوئے، آٹھ سات دن کے عرصے میں اودھ پہونچے جو شجاع الدولہ کا مستقر تھا، اور اس فتح کے شکرانے میں جو اُن کے تصور سے بھی بڑھ چڑھ کر تھی، یہاں کسی شخص کو آزار نہیں پہنچایا، ایک ہفتے کے بعد بادشاہ کا روزینہ مقرر کر دیا کہ حضرت بطورِ خود ہیں اب ہم جانیں اور ملک" [3]

---

[1] میر کی آپ بیتی، ص ۱۴۹-۱۵۰ [2] میر کی آپ بیتی ص ۱۵۱ [3] میر کی آپ بیتی - ص ۱۵۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس صلح نامے کی رُو سے شہزادہ عالی گہر نے انگریزوں کو بنگال، بہار اور اڑیسہ کی دیوانی تفویض کردی[1] اور انگریزوں نے بنگال کی مال گزاری میں سے بادشاہ کے لئے ۲۴ لاکھ سالانہ مقرر کردیئے۔[2]

لارڈ کلائیو نے نواب وزیر (شجاع الدولہ) سے جو اُس زمانے میں مسلمان حکمرانوں میں سب سے زیادہ طاقت ور اور پیشوا سمجھے جاتے تھے، مصالحت کرلی اور یہ طے پایا کہ نواب پچاس لاکھ روپیہ صوبہ اودھ کے عوض ادا کرے، اس صوبے سے الہ آباد اور اس کے اضلاع الگ کرکے بادشاہ شاہِ عالم کو دیدیئے گئے۔ شجاع الدولہ کی وفات کا میر نے ذکر کیا ہے۔[3]

اُس کی موت پر ماتم کرتے ہوئے میر نے لکھا ہے کہ :-

"نواب کے ماتم میں سارا عالم سیاہ پوش ہوگیا۔ یہ حادثہ بہت سخت ہوا۔ اگر آسمان ہزار سال گھومتا رہے تب کہیں ایسا ہمہ تن جرأت اور سراپا مروّت سردار پیدا ہوتا ہے۔"[4]

---

[1] سیر المتاخرین (فارسی) ج ۲- ۷۷، نیز ملاحظہ ہو، جارج فارسٹر (انگریزی) ج ۱- ص ۱۶۹- ۱۷۰

[2] سیر المتاخرین (فارسی) میں ۲۶ لاکھ مد پیہ سالانہ لکھا ہے ج ۲- ص ۸۱- مفتاح التواریخ ص ۳۴۶

[3] شجاع الدولہ کی وفات ۲۳ ذی قعدہ ۱۱۸۸ھ روز پنجشنبہ کو چار گھڑی باقی رہے پہر ہوئی تھی۔ تاریخ اودھ ۲/۲۹۴ میر کی آپ بیتی۔ ص ۱۲۵

[4] میر کی آپ بیتی۔ ص ۱۵۱-

جارج برنارڈ شا (عصر حاضر کا سب سے بڑا ادیب)

اِس دَور کے سب سے بڑے ادیب، ڈرامہ نویس اور مزاح نگار "جارج برنارڈ شا" کے سوانح حیات پر نہایت مفصل اور جامع کتاب جس میں دنیا کے اس سب سے بڑے اور اچھوتے ڈرامہ نویس کی خصوصیات زندگی کے ایک ایک پہلو کو بالکل نئے انداز سے سامنے لایا گیا ہے مطالعہ کے لائق کتاب ہے، مؤلف ظ انصاری صاحب، صفحات ۲۸۸ قیمت مجلد تین روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ: مکتبۂ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۶

© rasailojaraid.com